الحمد للہ و المنتہ

کہ

صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۴

جسمین

اسلامی چیلنج

مولوی عبد الغفار خان صاحب کی طرف سے تھا مگر اس کے چھپنے سے پہلے مولوی صاحب رحمت الٰہی مین چھپا لئے گئے اس لئے یہ چیلنج مولٰنا محمد عبد الشکور صاحب مدیر النجم کی طرف سے تمام مرزائیون کو دیا گیا ہے۔

منشی سراج الدین صاحب پرنٹر کے اہتمام سے

مطبع رحمانیہ مونگیر مین چھپا

قیمت ۲/

(محمد ابو حمید خان عظیم آبادی)

اسلامی چیلنج

یہ چیلنج اس بات پر دیا گیا ہی کہ ہمارے عُلمائ کاملین نی کامل طور سے ثابت کر دیا ہی کہ قرآن مجید۔ اور احادیث صحیحہ نبویہ سے روسے مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹے تھے۔ اب حضرت مسیحؑ کی حیات و ممات کے ذکر کو خواہ مخواہ چھیڑنا صرف مرزا صاحب کے کذب پر پردہ ڈالنے کی غرض سے ہو۔ اور اصل مدعا سے گریز کا ایک طریقہ نکالا ہے۔ اب مرزائیون کا فرض ہی کہ اِس بحث کے پیش کرنے کی وجہ بیان کرین۔ مگر اِس چیلنج کو اچھی طرح دیکھکر۔ اسے خوب سمجھ لین کہ جسکا جھوٹا ہونا ہر طرح ثابت ہو گیا ہو۔ اُسکی ماننے والی اُسکی صداقت ثابت کرنیسے عاجز ہون وہ مسیح موعود کیسے ہو سکتا ہی ایسے جھوٹے کی صداقت قرآن شریف سے ثابت سمجھنا اللہ و رسول کو سخت الزام دینا ہے اگر کچھ عقل ہی تو اسے سمجھو۔؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العظیم و نصلی علی رسولہ الکریم

مرزائی حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کو خدا کا رسول اور اُس کا برگزیدہ مانتے ہین اور صرف مانتے ہی نہین ہین بلکہ دوسرون سے منوانے کے لئے بڑے کوشان ہین۔ علانیہ دعوے کرتے ہین کہ مرزا صاحب خدا کے برگزیدہ تھے انھین مانو۔ اہل حق نے اُنکے سمجھانے کے لئے بہت کوشش کی اور کر رہے ہین۔ مگر افسوس ہی کہ وہ توجہ ہی نہین کرتے ہمارے رسالون کو تحقیق اور انصاف کی نظر سے دیکھتے ہی نہین۔ جو اُن کے مرشد نے کہدیا ہی اُسی پر اُن کا عمل ہے۔ اگرچہ وہ عقلاً اور نقلاً کیسا ہی غلط ہو مین نے اسلامی اعلان مین چالیس سی زیادہ اُن رسالون کے نام تبائے ہین جن مین مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا قرآن مجید سے۔ صحیح حدیثون سے۔ عقل سے۔ مرزا صاحب کے پختہ اقرارون سے۔ اُنکے جھوٹے اقوال سی یقینی طور سے ثابت کر دیا ہے۔ مین نے اسلامی اعلان مین بنظر خیر خواہی اُس کا نمونہ دیکھایا ہے۔ اور اُسے کثرت سی شائع کیا ہے۔ اب مرزائیون کا فرض تھا کہ اُن رسالون کو منگا کر دیکھتے۔ اور ہمارے الزامات کا جواب دیتے۔ اور اپنے جھوٹے نبی کی صداقت ثابت کرتے۔ یہ تو کسی سے نہ ہو سکا۔ مگر ایک سیالکوٹی مرزائی نے ہمارے اعلان کے جواب مین اپنا چیلنج ہمارے پاس بھیجا جس مین انھون نے اپنے جاہلانہ خیال کے موافق۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی موت ثابت کی ہے۔ اور مسلمانون کے اِس خیال کو غلط بتایا ہے کہ
حضرت مسیحؑ زندہ ہین۔ اور ہم سے اُس کا جواب طلب کیا ہے۔ اِس سے اُن کی کمال ناواقفی
اور تیرہ درونی ثابت ہوتی ہے دو وجہ سے

ایک یہ کہ ہر فہمیدہ اِس کو سمجھتا ہے کہ جو اعلان مین نے بھیجا تھا۔ اگر وہ اُن کے
خیال کے بموجب غلط تھا تو اُس کا جواب دیتے۔ اور اُس جواب کے ساتھ اپنا چیلنج بھیجتے۔ مگر
یہ نہین کیا۔

دوسرے یہ کہ حیات مسیحؑ کے ثبوت مین بہت رسالے لکھے گئے ہین۔ رسالہ
"حفاظت ایمان" مین پندرہ رسالون کے نام بتائے ہین۔ اُن مین بڑے بڑے رسالے
ہین۔ سیالکوٹی صاحب کے رسالے کی تو کیا حقیقت ہے۔ اُن کے مرشد نے جو ازالۃ الاوہام
مین حضرت مسیح کی ممات ثابت کرنے پر زور لگایا ہے اُس کی ایسی دھجیان اُڑائی ہین۔ کہ
باید و شاید۔ اور کسی نے اُن کا جواب نہین دیا۔ پھر کس منہ سے اِس بحث کا چیلنج دیا جاتا ہے،
سیالکوٹی صاحب! میرے اسلامی اعلان کے جواب مین اپنا چیلنج بھیجنا ایسا ہی بے جوڑ
ہے جیسے مشہورہ مثال مین کہا جاتا ہے کہ "مارے گھٹنا سر لنگڑائے"۔

میان! جب ہمنے نہایت پختہ اور یقینی دلیلون سے آپکے مرشد کا جھوٹا ہونا ثابت
کرکے اظہر من الشمس کر دیا تو حضرت مسیحؑ کا مردہ ہونا ایسے جھوٹے کو سچا کیسے کر سکتا ہے
دنیا مین کوئی صاحب عقل اِس کو باور نہین کر سکتا کہ اگر مسیحؑ مر گئے تو اُن کی جگہ ایسا جھوٹا
شخص جسے قرآن و حدیث نے جھوٹا ثابت کر دیا ہو وہ مسیح موعود ہو جائے؟ سیالکوٹی
صاحب! ذرا ہوش کرکے اِس کا جواب دو؟ مگر ہم کہتے ہین کہ نہین دیسکتے۔ اگر دعوی
ہے تو ہمارے الزامون کا شافی جواب دیجئے۔ اُسکے طے ہونے کے بعد دوسری بات
پیش کیجئے گا۔ اگر ہوش باقی رہے۔ بھلا اور رسالون کا جواب تو کیا دین گے مین نے
اعلان کے ابتدا مین اُن کے عقیدے لکھے ہین جن سے اُن کا جھوٹا ہونا ہر طرح ثابت

ہوتا ہے۔ مثلاً پہلے یہ عقیدہ مرزا کا دکھایا ہے کہ "خدا جھوٹ بولتا ہے" (نعوذ باللہ) دوسرا یہ کہ "وعدے خلافی کرتا ہے"۔ اب میں اُن سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ میرا کہنا صحیح ہے یا نہیں۔ اگر اُن کے خیال میں صحیح نہیں تھا تو مجھے لکھتے کہ تمہارا یہ الزام غلط ہے۔ اِس کا ثبوت دو۔ مگر یہ نہیں کیا۔ اِس سے کامل طور سے معلوم ہوا کہ اُن کے نزدیک بھی میرا لکھنا صحیح ہے۔ یعنی مرزا صاحب کے نزدیک خدا جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔ جب میرا قول صحیح ہے تو اب فرمائے کہ کون عقلمند ایسے خدا کو اور اُس کے رسول کو مان سکتا ہے؟ اور جو کوئی مانے تو اِس وقت کے دہریہ کس قدر اُس کا مضحکہ کریں گے اور اگر میں نے غلط لکھا ہے تو آپ کو چاہئے تھا کہ مجھے اِس غلطی کا الزام دیتے اور مجھ سے دریافت کرتے۔ مگر ایسا نہیں کیا۔ بلکہ بے جوڑ ایک چیلنج بھیج دیا۔ اِس سے معلوم ہوا کہ وہ اِس الزام کے جواب سے عاجز ہیں۔ مگر بات کو ٹالنا چاہتے ہیں۔ اور دوسری بحث چھیڑ کر اپنے مرشد کے کذب پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

مرزائی صاحب! یہ چیلنج آپ کا ایسا ہی ہے جیسے کوئی ہمارے اسلامی اعلان کے مقابلہ میں چیلنج دے کہ تم جو آسمان کی گردش مانتے ہو یہ غلط ہے۔ بلکہ زمین چکر کھاتی ہے۔ تم آسمان کی گردش کو ثابت کرو۔ اِس کا جواب ہم یہی دیں گے کہ ہم نے تو بنظر خیر خواہی آپ کو اِس امر پر متنبہ کیا کہ آپ بہک گئے ہیں۔ آپ کی عاقبت خراب ہوگی ہمارے اعلان کو دیکھ کر اپنے ایمان کو درست کیجئے۔ آسمان کی گردش کے غلط ہونے سے آپ کا ایمان درست نہیں ہو سکتا۔ اور زمین کی گردش صحیح ہونے سے آپ کے مرشد سچے نہیں ہو سکتے اسی طرح حضرت مسیح کے مرجانے سے مرزا غلام احمد مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ قطعاً جھوٹے کذاب ہیں اسلئے آپ کو اُن سے علیحدہ ہونا ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

مَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی	یعنی جس نے طاغوت سے انکار کیا اور اللہ پر ایمان لایا اُس نے مضبوط رسی کو پکڑا۔

یہان اللہ تعالیٰ نے طاغوت سے انکار کرنے کو ایمان باللہ سے پہلے بیان فرمایا جس سے
ثابت ہوا کہ جھوٹے سے علیحدہ ہونا اور اُسے بُرا سمجھنا ایمان کا پہلا جز ہے۔ اور اللہ پر
ایمان لانا اُس کا دوسرا جز ہے اسلیئے آپ اپنے طاغوت یعنی مرزا سے پہلے انکار کیجئے
پھر آپ کا ایمان درست ہوگا۔ ورنہ آپکا ایمان باللہ بیکار ہے۔

اب اگر کسی کو میرے قول مین تردد ہو اور کہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسالت و نبوت
کا دعویٰ کر کے خدا پر ایسا الزام لگائے۔ تو مین کہتا ہون کہ مرزا صاحب کی یہی حالت
ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خدا و رسول کو درحقیقت نہین مانتے تھے۔ مسلمانون کے
فریب دینے کو ظل اور بروز اور محبت رسول کا دعوےٰ تھا۔

اب اِس کا ثبوت ملاحظہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح کی نسبت فرماتا ہے وَاٰتَیْنَا
عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ الخ (سورہ بقرہ رکوع ۱۱) ہمنے اُسے معجزات دیئے
دوسری جگہ اُن معجزات کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ اِنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ
رَّبِّکُمْ الخ (سورہ آل عمران رکوع ۵) یہان نہایت صاف طور سے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے معجزات اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے مرزا صاحب ضمیمہ انجام آتھم کی صلے ۶
مین اس سے صاف انکار کرتے ہین۔ اور لکھتے ہین کہ حق یہ ہے کہ آپسے (یعنی حضرت عیسیٰ سے)
کوئی معجزا نہین ہوا۔" کہیئے یہ صریح قول خداوندی کی تکذیب ہوئی یا نہین۔ اور ادس
قدوس لم یزل کو حضرت مسیح کے معجزات کے بیان مین مرزا صاحب نے جھوٹا ٹھیرایا یا
نہین ؟ یہ نہ کہدینا کہ الزاماً لکھا ہے۔ کیونکہ وہ صاف یہ کہہ رہے ہین کہ حق بات
یہ ہے کہ اُن سے کوئی معجزہ نہین ہوا۔ اِس سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک جو
امر واقعی اور حق ہے اُسے بیان کرتے ہین۔ صرف الزام نہین دیتے

دوسرا شاہد ملاحظہ کیجئے۔ وہی منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی دیکھئے۔ (جس نے
مرزا صاحب کو بہت بدنام و رسوا کیا) اُس کے نکاح مین آنے کی نسبت کیسے پختہ

وعدے خداوندی مرزا صاحب نے بیان کئے ہین - چنانچہ ازالۃ الاوہام مین الہام الٰہی کے الفاظ انہون نے اس طرح لکھے ہین - انجام کار تمہارے نکاح مین آئیگی - (اللہ تعالیٰ ہر طرح سے اُس کو تمہاری طرف لائیگا - اور ہر ایک روک کو درمیان سے اُٹھائے گا - اور اس کام کو ضرور پورا کریگا) اس بیان پر غور کیا جائے کہ کیسا حتمی وعدہ ہے اور کس قدر تاکیدون کیساتھ وعدہ کیا گیا ہے - اور برسون وعدہ ہوتا رہا - مگر آخرکار پورا نہ ہوا -

اب یہان مرزا کے قول کے بموجب خدا تعالیٰ کی کیسی کذب بیانی اور وعدہ خلافی ثابت ہوئی - بلکہ فریب ثابت ہوا - یا یہ کہئے کہ وہ عالم الغیب نہ تھا - قادر مطلق نہ تھا - ورنہ یہ وعدہ ضرور پورا ہوتا - جب یہ وعدہ پورا نہ ہوا تو بالضرور خدا کا جھوٹا ہونا اور اُس کے رسول یعنی مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا لازم آیا - کیونکہ انہون نے بڑے زور سے اِس پیشین گوئی کو اپنے لئے صداقت کا نہایت عظیم الشان معجزہ کہا تھا - جب اس معجزے کا ظہور نہ ہوا تو اس دعویٰ مین وہ جھوٹے ٹھیرے - اور قرآن مجید کے نص قطعی اور توریت کے صریح بیان سے جھوٹے قرار پائے -

اب سیالکوٹی صاحب فرمائین کہ حضرت مسیح کی موت کا ثبوت مرزا صاحب کے اِس جھوٹ کا جواب ہو سکتا ہے؟ کیا اُن کا مہمل چیلنج اِس علانیہ کذب کے دھبہ کو دھو سکتا ہے - ؟ کیا اِس وعدہ کے پورا نہ ہونے سے مرزا صاحب قرآن مجید کے نصوص قطعیہ کے بموجب کذاب و مفتری نہین ہوئے ؟ ضرور ہوئے - حضرت مسیح کی ممات کا ثبوت ان نصوص قطعیہ کو مٹا کر مرزا صاحب کا سچا ہونا ثابت نہین کر سکتا ؟ یہ آپکا چیلنج محض بیکار ہے - ہمین جواب دینے کی ضرورت نہین ہے - اگر آپکے مرشد کا جھوٹا ہونا ثابت نہ کیا ہوتا تو ہم اس طرف توجہ کرتے - کچھ عرصہ ہوتا ہے کہ مونگیر سے ایک مضمون قادیان بھیجا گیا تھا جس مین مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا قرآن وحدیث سے ثابت کیا گیا ہے وہ بھی ایک چیلنج تھا - مگر اِس وقت تک تو آپکے خلیفہ کی جراءت نہوئی کہ کچھ جواب دیتے

پھر آپ کس منہ سے چیلنج دیتے ہین - اب مین اُسے نقل کرکے آپ کو دیکھاتا ہون آپ قادیان سے اُسکا جواب منگاکر ہمین بھیجیے - اِس مین شبہہ نہین کہ مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی ایک پختہ دلیل یہ بھی ہے کہ اُنھین نبوت کا دعوے ہے - اور وہ اپنے آپ کو مستقل نبی صاحب شریعت سمجھتے ہین اور نہایت صفائی سے بعض عظیم المرتبت انبیا سے اپنے آپکو بہت افضل کہتے ہین - اور اپنے نہ ماننے والے کو کافر سمجھتے ہین - اِس وقت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید سے اور صحیح حدیثون[۱] سے ثابت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعوی کرے وہ یقیناً جھوٹا ہے - اُس کے جھوٹا ہونے مین کسی مسلمان کو شک نہین ہوسکتا - اون کے اِس دعوی سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو آیت قرآنی وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ سے دلی انکار ہے - مگر چونکہ جانتے ہین کہ ہمارے دعوے کو صرف مسلمانون ہی نے ماننا ہے - کوئی ہندو - کوئی آریہ - کوئی عیسائی - اون پر ایمان نہین لایا اسلئے صاف انکار تو نہین کرتے بلکہ صاف طور سے نبوت تشریعی کا دعوے کرکے کہتے ہین کہ ہمارا ایمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہین - مگر اِس مین شبہہ نہین کہ عوام کے دہوکا دینے کی غرض سے ایسی باتین بناتے ہین جن کا ثبوت نہ قرآن مجید سے ہے نہ حدیث سے - آیت مذکورہ سے قطعی طور سے ثابت ہے کہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ کی رو سے جسے نبی کہا جائے اور قرآن و حدیث مین جس کو رسول یا نبی کہا ہے اُن سب کے آپ خاتم ہین یعنی سب کے آخر ہین

[۱] اِن حدیثون کی صحت اگرچہ مسلمانون خصوصاً محدثین کے یہان تو اعلی مرتبہ کی ہے لیکن مرزا صاحب اور قادیانیون کو بھی اِس کی صحت مین کسی قسم کے کلام کا موقع نہین - بلکہ وہ ان حدیثون کو صحیح تسلیم کرنے پر مجبور ہین - کیونکہ مرزا صاحب کے وجود کی وجہ سے معائنہ اور مشاہدہ نے اُسکی صحت کو ثابت کردیا جسطرح گہن کی روایت کو مرزا صاحب کہتے ہین کہ معائنہ نے اِس کی صحت ثابت کردی ہے حالانکہ محدثین کے نزدیک وہ صحیح نہین ہے بلکہ موضوع ہے - پھر جس روایت کی صحت

آنے والے۔ کیونکہ خاتَمَ النّبیّین کے معنی لغت مین اور محاورہ عرب مین آخر النبیین کے
ہین۔ یعنی تمام انبیا اور ہر قسم کے نبیون کے بعد آنے والے۔ پھر آپ کے بعد کوئی نبی کسی
قسم کا آنے والا نہین۔ **لسان العرب** جو عربی لغت کی نہایت مستند کتاب ہی
اور اِس وقت عرب مین اِس کا نہایت اعتبار ہے اُس مین لکھا ہے

ختام الوادی اقصاہ وختام القوم
وخاتِمُھُم وخاتَمُھم آخرھم وفی
التنزیل العزیز ما کان محمدٌ ابا احدٍ
من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و
خاتَم النّبیّین ای آخرھم

یعنی عرب اپنے بول چال مین جو ختام
الوادی کہتے ہین اُس کے معنے ہین اوس
میدان کی انتہا یعنی جس مقام پر میدان کی
انتہا ہوتی ہی اُسی ختام الوادی کہتے ہین اسیطرح
جب اہل عرب لفظ ختام کو یا خاتِم کو
یا خاتَم کو قوم کی طرف مضاف کرتے ہین اور خاتِمُ القوم یا خاتَمُ القوم کہتے
ہین تو اُس کے معنی آخر قوم کے ہوتے ہین۔ یعنی جسے خاتم القوم کہین اُس کے معنی
یہ ہین کہ ساری قوم کا آخر۔ مطلب یہ ہوا کہ مثلاً ایک قوم کے آدمی یکے بعد دیگرے آئے

معیار بھی تین پر بھی ہو اور مشاہدہ اور معائنہ سے ہی اُس کی صحت ہو جائے تو وہ اعلیٰ درجہ کی صحیح ہوگی ۱۲

لہ اور قرآن مجید کے بیان کا قرینہ بھی اسی کا شاہد ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شروع قرآن مجید
سے اکیس ۲۱ پارہ تک بہت سے انبیا تشریعی اور غیر تشریعی اُمتی وغیر اُمتی کا ذکر کرکے بائیسوین ۲۲ پارہ مین
یہ آیت نازل کی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص صفت خاتم النبیین
ہونے کی بیان فرمائی۔ اِس مین النبیین جمع ہے اور اُس پر الف اور لام استغراق کا
ہی جس سے اشارہ اُن تمام انبیا کی طرف ہی جن کا ذکر اس سے پہلے ہو لیا ہی۔ اور خاتم کا
لفظ جب النبیین کی طرف مضاف کیا گیا تو محاورہ عرب کے لحاظ سے اِس کے معنی آخر
النبیین کے ہوئے۔ اب خاتم کے معنی مُہر کے لینا یا یہ کہنا کہ آپ تشریعی انبیا کے خاتم ہین
صحیح نہین ہی۔ کیونکہ لغت سے اور بیان مذکورہ سے نہایت ظاہر ہے کہ جتنے انبیا تشریعی اور

سب کے آخر مین جو آیا اوسے خاتم القوم[5] نہین گے - اس بیان کے بعد صاحب لسان قرآن مجید کی مشہورہ آیت مَاکَانَ مُحَمَّدٌ الخ نقل کر کے خاتم النبین کے معنی آخرہم کے بیان کرتے ہین - یہ معنی اگرچہ پہلے بیان سے معلوم ہو گئے تھے - مگر بالتخصیص آیت کو نقل کر کے اوس کے وہ معنی بیان کرنا جو بیان سابق سے سمجھے جاتے ہین اسی غرض سے ہے کہ صاحب کتاب محققین کی طے شدہ بات کو بیان کرتا ہے تاکہ کوئی ناواقف دوسرے معنی نہ لے اور اگر کوئی گمراہ دوسرا معنی لے تو اوسے الزام دیا جاسکے یعنی خاتم کے معنی اگرچہ مُہر کے بھی آتے ہین مگر یہان وہ معنی نہین ہین - یہان بالاتفاق اوس کے معنی آخر کے ہین تمام محققین اہل لغت یہی معنی بیان کرتے ہین چنانچہ **قاموس** اور اوس کی شرح **تاج العروس** مین ہے -

الخاتم من کل شئ عاقبتہ واٰخرتہ وَالْخَاتِمُ اٰخِرُ الْقَوْمِ کَالْخَاتِمِ ومنہ قولہ تعالےٰ وَخَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ ای آخرہم

یعنی ہر شے کے انجام کو خاتم کہتے ہین اسی طرح خاتم القوم آخر قوم کو کہتے ہین اور قرآن مجید مین جو خاتم النبیین ہے اُس کی معنی آخر النبیین کے ہین - اور یہی بات مختار الصحاح سے ظاہر ہے - اب قادیانی مولوی ان کتابون

اور غیر تشریعی کا ذکر اس آیت سے پہلے ہو لیا ہے مثلاً حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور اُن کے بعد والے سب کے آخر مین آپ آنیوالے ہین جسطرح سورج تمام تارون کے بعد سب کے آخر مین صبح کو نکلتا ہے اور بیشمار تارون کی روشنی چھپ جاتی ہے اور ایک سورج کی روشنی اُن بیشمار تارون کی روشنی سے بہت زیادہ ہوتی ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا آفتاب نبوت سبکے آخر مین چمکا تاکہ معلوم کرنیوالے خوب جان لین کہ آپکا وہ مرتبہ عالی ہے کہ آپکے فیوضات اور انوار نبوت کے بعد کسی کا چراغ نہین جل سکتا - تمام انبیا مثل تارون کے ہین اور آپ مثل آفتاب کے ہین - قیامت تک آپکی نبوت کی روشنی چمکتی رہیگی - اور جس طرح سورج کے غروب ہوتے ہی دن کا خاتمہ ہو جاتا ہے اسیطرح آپکی نبوت کے ختم ہوتے ہی دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا - آپکی نبوت کے زمانہ مین کوئی نبی کسی طرح کا نہین آئیگا - اور بمقتضائے العلماء ورثۃ الانبیا کے علماء وہی کام کرین گے جو انبیائے بنی اسرائیل کرتے تھے ۱۲

[5] اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خِتَام اور خَاتِم جب کسی ایسی چیز کی طرف مضاف

کی صراحت کو دیکھیں کہ کس صفائی سے خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے بیان کیے ہیں اور
خاص قرآن مجید کے الفاظ نقل کر کے وہی معنی بیان کر دیے جو ہم بیان کرتے ہیں۔

جب قطعی طور سے معلوم ہوا کہ خاتم النبیین کے معنی محاورہ عرب میں آخر النبیین کے ہیں
تو بالیقین ثابت ہوا کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
آخر النبیین فرمایا ہے۔ یعنی حضور انور تمام انبیا کے آخر میں آئے ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں
آئے گا۔ جس کے انکار سے کوئی مسلمان کافر ہو جائے۔ کیونکہ قرآن مجید لغت عرب میں نازل ہوا ہے
اسلیے اُس کے وہی معنی لئے جائیں گے جو محاورہ عرب میں آئے ہیں۔ اور بیان مذکور سے
ثابت ہوا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہیں۔ اب میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ
جس طرح قرآن مجید کے نص قطعی سے ثابت ہو گیا کہ حضور انور جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسی طرح صحیح حدیثوں سے بھی ثابت ہے کہ حضور انور
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی سچا نبی نہیں آئے گا۔ جھوٹے مدعی نبوت ہوں گے۔

آپکے آخر الانبیا ہونے کا مقصد یہ ہے کہ جسقدر انبیا بھیجے گئے وہ سب بمنزلہ مقدمۃ الجیش
کے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلطان الانبیاء سرور عالم ہیں۔ آپکے بعد کسی جدید
نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ بلکہ یہ آپکی شان رحمت کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ تجربہ اس کا
شاہد ہے کہ جب نبی آئے تو بعض پہلے نبی کے ماننے والوں نے بھی انکار کیا اور وہ مسلمان
نہ رہے۔ جہنم کے مستحق ہوئے۔ اب اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی مبعوث ہوتے
تو حسب عادت بعض آپ کے امتی بھی اون سے انکار کرتے اور جہنم کے مستحق ہوتے تو اس

ہو۔ جس میں وسعت ہے تو اوس کی وسعت جہاں ختم ہوئی ہے اوس جگہ کو ختام کہتے ہیں۔ اور جب
لفظ خاتم ایسے لفظ کی طرف مضاف ہو جس کے بہت سے افراد ہیں مثلاً لفظ قوم ہے اور خاتم القوم
کہیں تو اُس کے یہی معنی ہیں کہ ساری قوم کا آخر۔ اسی طرح جب اس لفظ کو النبیین کی طرف مضاف
کریں گے تو اُس کے معنی آخر النبیین کے ہوں گے ۱۲

کا نتیجہ یہ ہوتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ماننے والے بھی جہنم میں جائیں مگر کسی سچے مسلمان کے دماغ میں یہ خیال کسی طرح نہیں آسکتا کہ جس نبی کریم کی صفت رحمت ہو جس کی شان کو اللہ تعالی رحمت فرمائے۔ جس سے خاص خطاب کر کے فرمائے وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن۔ یعنی ہمنے تجھے سارے جہان کی رحمت کے لئے دنیا میں بھیجا ہے اُس کی شان کسی وقت ایسی ہو سکتی ہے کہ اُس کا ماننے والا جہنمی ہو جائے اور وہ ایسی عام رحمت سے محروم رہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ یہ مرزا غلام احمد ہی کی دیدہ دہنی ہے کہ دنیا کے کچھ کم چالیس کروڑ اوس حبیب کبریا رحمۃ للعالمین کے ماننے والوں کو جہنمی کہتا ہے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سخت دھبہ لگاتا ہے حضورؐ کے بعد نبی کی اسلئے بھی ضرورت نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی امت کے علما کو وہ شرف دیا ہے کہ انبیائے بنی اسرائیل جو کام کرتے تھے وہی علمائے امت کریں گے۔ اب وہ حدیثیں بھی ملاحظہ کیجئے جن سے آیت مذکور کی تفسیر اور مرزا صاحب کا کاذب ہونا یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے۔ یہ ہیں

حدیث	مطلب
(۱) ابن ماجہ میں ابو امامۃ الباہلی سے دجال کے بیان میں ایک طویل حدیث مروی ہے اُس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے انا اٰخر الانبیاء وانتم اٰخر الامم اس پر خوب غور کیا جائے کہ اس حدیث میں صاف لفظ آخر الانبیاء ہے خاتم الانبیا نہیں ہے جس سے ثابت ہوا کہ خاتم انبیاء کے معنی آخر الانبیاء کے ہیں۔	یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ میں تمام انبیا کے آخر میں ہوں اور تم سب امتوں کے آخر میں ہو۔ میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی دوسری امت ہے الغرض دیکھو جسطرح لغت اور محاورہ عرب سے ثابت ہوا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہیں اسی طرح حدیث رسول اللہ صلی اللہ

	وسلم سے بھی نہایت صراحت سے ثابت ہوگیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین ہیں اور حضور آخر النبیین ہیں
(۲) سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی	یعنی میری امت میں تیس ۳۰ جھوٹے ہونگے ہر ایک اپنے آپکو اللہ کا نبی سمجھے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی آنیوالا نہیں ہے یعنی میرے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ ملیگا اور جو نبوت کا دعوے کریگا وہ جھوٹا ہوگا۔

اِس مضمون کو امام بخاری۔ اور مسلم۔ اور ابو داؤد۔ اور ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث میں تامل کرنے سے کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

اوّل یہ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پیشینگوئی فرماتے ہیں کہ میرے بعد میری امت میں جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوں گے۔

دوم یہ کہ اُن کے جھوٹے ہونے کی یہ علامت بیان فرمائی کہ امت محمدی ہونیکا دعوی کریں گے اور اپنے آپ کو امتی کہکر نبوت کے مدعی ہوں گے۔ یہ علامت مرزا صاحب میں پورے طور سے پائی گئی اس لئے وہ جھوٹے مدعیوں میں ہوئے۔

سوم اُن کے جھوٹے ہونے کی یہ دلیل فرمائی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ یعنی وہ جھوٹے نبوت کا دعوے کرینگے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ میرا خاتم النبیین ہونا اُن کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔ اس سے خاص طور سے اوس مدعی کا جھوٹا ہونا ثابت ہوا جو اپنے آپ کو امتی کہکر نبوت کا دعوی کرے۔ اور اپنے آپ کو امتی نبی کہے۔ اور مرزا صاحب نے ایسا ہی کیا۔ اسلئے بموجب ارشاد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرزا صاحب جھوٹے ٹھہرے اسکا کوئی جواب نہیں ہوسکتا۔

چہارم نہایت صراحت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ لفظ خاتم النبیین کے معنے فقط آخر النبیین کے ہین جس طرح محاورہ عرب اور لغت سے پہلے ثابت کیا گیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہین اسیطرح اس حدیث سے بھی نہایت صفائی سے یہ ثابت ہوا۔ اور یہ معنی نہین ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیا کی مُہر ہین۔ یا زینت ہین اس کی دو وجہین ہین **ایک** یہ کہ یہ جملہ اون مدعیون کے جھوٹے ہونے کی دلیل مین بیان ہوا ہے۔ اگر مہر کے معنے لئے جائین تو اون مدعیون کے جھوٹے ہونے کی یہ دلیل نہین ہوسکتی۔ یعنی پہلے یہ ارشاد ہوا کہ میری امت مین جھوٹے مدعی پیدا ہون گے۔ پھر انکی یہ حالت بیان فرمائی کہ اون مین ہر ایک نبوت کا دعوے کریگا۔ اس ارشاد کے بعد آپ فرماتے ہین۔ حالانکہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہے۔ اسکا نہایت صاف مطلب یہی ہو کہ خدا نے مجھے خاتم النبیین بنایا ہے۔ میرے بعد کوئی نبی نہین ہے اسلئے اون کا دعوے نبوت کرنا اون کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہو۔ اب اگر خاتم النبیین کے معنی مُہر کے لئے جائین تو کوئی مرزائی بتائے کہ حدیث کے کیا معنے ہون گے۔ مگر یہ یقینی بات ہے کہ اگر یہان خاتم کے معنے مُہر کے لئے جائین تو یہ جملہ غلط ہو جائے گا بلکہ حدیث کے مطلب کو بگاڑ دیگا۔ **دوسرے** یہ کہ خاتم النبیین کے بعد جملہ لا نبی بعدی کا اضافہ کیا گیا۔ جس سے نہایت واضح ہوگیا کہ انا خاتم النبیین کے یہی معنی ہین کہ مین آخر النبیین ہون۔ میرے بعد کوئی نبی نہین ہوسکتا۔ یہ بیان دو طریقون سے ثابت کرتا ہو کہ یہان خاتم کے معنی مُہر کے نہین ہین۔ بلکہ آخر کے ہین۔

پہلا طریقہ یہ کہ جملہ اَنَا خَاتَمُ النبیین مدعیان نبوت کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہو۔ یعنی وہ مدعی اس لئے جھوٹے ہون گے کہ مین آخر النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہے۔ اس لئے اوس کا یہ دعوے اوس کی جھوٹے ہونیکی دلیل ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اُس کے بعد لا نبی بعدی کہکر اوس کی شرح کردی اور فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی کسی طرح کا نہین ہی۔ کیونکہ عربی دان واقف ہین کہ یہان لا نفی جنس کا ہے اور لفظ نبی نکرہ ہے۔ اسلئے ہر قسم کے نبی کی نفی ہوگئی۔

پنجم اِس حدیث کے الفاظ اور معنی پر نظر کرنے کے بعد جب واقعات پر نظر کی جاتی ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بعض نبوت تشریعی کی مدعی ہوئے۔ جیسے صالح بن طریف متقدمین مین۔ اور بہاء الحق بابی متاخرین مین اور بعض غیر تشریعی نبوت کے۔ جیسے ابو عیسی وغیرہ اون سب کے جھوٹے ہونیکی آپ نے یہی دلیل بیان فرمائی کہ مین آخر النبیین ہون۔ میرے بعد کوئی نبی نہین ہے اور وہ نبوت کا دعوی کرینگی اِس لئے وہ جھوٹے ہین۔ اِس سے قطعی اور یقینی طور سے ثابت ہوگیا کہ آپ کے بعد تشریعی غیر تشریعی۔ امتی غیر امتی ظلی۔ بروزی۔ کسی قسم کا نبی نہین ہوگا۔ کیونکہ خاتم کی اضافت نی اور لا نبی بعدی کے لائے نفی جنس نے ہر قسم کے نبی کی نفی کردی۔ اِس کو اہل علم خوب جان سکتے ہین۔ اِس لئے ثابت ہوا کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوے کرے گا وہ جھوٹا ہوگا۔ خصوصًا جو امتی نبی ہونے کا مدعی ہو اُس کا جھوٹا ہونا تو آفتاب نیمروز کی طرح اِس حدیث سے روشن ہوگیا۔

ششم اِس حدیث سے آیت قرآنیہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ کی تفسیر بھی پورے طور سے ہوگئی۔ اور وحی خداوندی کی تفسیر صاحب وحی نے کردی۔ اور وہ تفسیر بھی الہام خداوندی سے کی جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔ اور یہ تفسیر بالکل محاورہ عرب کے مطابق ہے۔ آخر مین مجھے یہ کہنا ہے کہ مذکورہ حدیث مین جو تیس ۳۰ جھوٹے مدعیون کے آنے کی خبر ہے اِس کا یہ مطلب نہین ہی کہ قیامت تک تیس ۳۰ ہی جھوٹے آئینگے اور اون کے سوا اگر اور مدعی ہون گے تو سچے ہون گے۔ یہ مطلب ہرگز نہین ہی۔ بلکہ غرض یہی ہے کہ میرے بعد جو نبوت کا دعوے کریگا وہ جھوٹا ہے۔

اِس کا اثبات بالمشافہ کیا جائے گا۔ اور آپ اور حاضرینِ جلسہ دیکھ لین گے کہ الفاظ حدیث سے کس خوبی سے ثابت کردیا گیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعوی کرے گا وہ جھوٹا ہوگا۔ اگرچہ تیس ۳۰ ہزار مدعی ہون۔

الغرض اِس حدیث مین جو علامت جھوٹے مدعیان نبوت کی بیان ہوئی وہ مرزا صاحب مین یقینی طور سے پائی جاتی ہے۔ اور حدیث کا آخری جملہ بھی اُنھین کاذب ثابت کرتا ہے۔ اِس حدیث کے سوا اور بھی حدیثین اِس مضمون کی اِس قدر ہین کہ اُس کے متواتر ہونے مین کوئی تردد نہین ہوسکتا۔ بعض روایتین اور بیان کی جاتی ہین۔

صحیح بخاری اور مسلم مین روایت ہے

حدیث	مطلب
(۳) انا العاقب و العاقب الذی لیس بعدہ نبی	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ مین عاقب ہون اور عاقب وہ ہی جسکے بعد کوئی نبی نہین ہی جسطرح پہلی حدیث سے ثابت ہوا تھا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہین ہی اسیطرح اِس حدیث سے بھی ثابت ہوا۔

ابو موسیٰ اشعری کہتے ہین کہ

حدیث	مطلب
کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد و احمد والمقفی الخ (صحیح مسلم)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعدد نام بیان فرمائے ہین اور فرمایا ہی کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مُقَفّیٰ ہون اور مقفی کے معنی محدثین نے یہی

بیان کئے ہین جو عاقب کے ہین۔ یعنی آخر الانبیا۔ اوس کے بعد کوئی نبی نہین ہے۔ نووی شرح مسلم وغیرہ دیکھو)۔

اِس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد بھی ہے۔ یہ وہ نام مبارک ہے جو قرآن شریف مین نہایت صراحت سے آیا ہے۔ اور کلام الٰہی بتا رہا ہے کہ یہ نام مبارک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اِس حدیث مین اُس اجمال کی جو قرآن شریف مین تھا اور زیادہ تفصیل کردی۔ اب کسی کاذب کو جائے دم زدن نہین ہے۔ اب بعض قادیانیون کا یہ کہنا کہ یہ نام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین ہے۔ مرزا غلام احمد کا ہے۔ محض غلط ہے۔ غلام ہوکر مولی بننا چاہتے ہین۔

صحیح بخاری مین ہے

حدیث	مطلب
(۵) کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعة الاول فالاول اعطوهم حقهم فان الله سائلهم عما استرعاهم۔	بنی اسرائیل پر انبیا حکومت کرتے تھے۔ جب کوئی نبی انتقال کرتا تو اون کی جگہ دوسرا نبی قائم ہوتا تھا۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہین ہے البتہ خلفاء ہونگے (جو مسلمانون کے تمام امور کا نظم کرینگے) اور اون کی کثرت ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ہمکو کیا ارشاد فرماتے ہین یعنی جب بہت سے ہونگے تو اگر ایک وقت مین کئی ہوئے تو ہمکو کیا کرنا چاہیئے)۔

حکم ہوا کہ جس سے پہلے بیعت کرلو اوس کو پورا کرو۔ اور اون کے حقوق کو پورا کرتے رہو۔ اللہ تعالی خلفاء سے ماتحت کی نسبت سوال کریگا۔ کہ کس طرح انہون نے رعیت

برتاؤ کیا۔ اِس حدیث سے نہایت صفائی سے ظاہر ہوگیا کہ آپکے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہین ہوگا۔ اِس مین لفظ ختم یا خاتم نہین ہے جس کی معنی مین گفتگو کی گنجایش ہو سکے بلکہ صاف طور سے یہ ارشاد فرمایا کہ لَا نبی بعدی یعنی جس کے معنی قطعی طور سے یہی ہین کہ میرے بعد کوئی نبی کسی طرح کا نہین ہے۔ اِس کے معنے سوا اس کے اور کچھ نہین ہو سکتے یہ حدیث اوس کتاب کی ہے کہ جس کی صحت کا مرتبہ بعد قرآن مجید کے مسلمات سے ہے۔ اور اِس کا مضمون وہ ہے جس کی تائید قرآن مجید سے صاف طور سے ہوتی ہے۔

سورۂ نور مین اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

آیت	مطلب
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔	جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیئے اللہ تعالیٰ نے اُن سے وعدہ کیا ہے کہ بلاشک و شبہہ ہم تمہین ملک مین خلیفہ اور حاکم بنائینگے جیسا کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل مین بنایا تھا۔

اِس آیت مین اللہ تعالیٰ امت محمدیہ پر اپنا انعام ظاہر فرماتا ہے۔ اور نہایت صاف طور سے صرف خلافت کا وعدہ دیتا ہے۔ چنانچہ اول ظہور اوس کا خلفاء راشدین سے ہوا۔ سب سے اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ اُنکے بعد حضرت عمرؓ۔ اون کے بعد حضرت عثمان غنیؓ۔ اون کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوئے۔ یہ زمانہ خلافت راشدہ کا ہوا۔ اِس کے بعد اور خلفاء ہوتے رہے اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا۔ مگر اِس آیت مین یا کسی اور آیت مین یہ وعدہ ہرگز نہین ہے کہ تم مین ہم نبی پیدا کرینگے۔ حالانکہ اِس آیت مین اوس کے ذکر کا موقع تھا۔ کیونکہ اللہ پاک اپنا احسان اون پر جتا رہا ہے۔ اگر کوئی نبی آنے والا ہوتا تو آیت مین ضرور اُس کا

بھی وعدہ ہوتا - حدیث مذکورہ نے اِس آیت کی کامل تفسیر کردی کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں خلافت ہوگی نبوت نہوگی - آیت سے ضمناً اور تبعاً سمجھا جاتا تھا - حدیث نے اوس کی تفسیر کردی - اور اِس آیت و حدیث سے خاتم النبیین کے معنی کی شرح بھی ہوگئی - یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں - آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

حدیث	مطلب
(۶) لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرویا الصالحۃ (بخاری و مسلم)	اب نبوت باقی نہیں رہی البتہ اچھے خواب باقی ہیں - مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد مرض موت میں تھا -

اِس وقت میں یہ ارشاد فرمانا نہایت صاف دلیل ہے اِس بات کی کہ آپ اپنی امت کو متنبہ کرتے ہیں کہ دیکھو نبوت ختم ہوگئی ہے - میری نبوت کے بعد جو نبوت کا دعوے کرے اوسے سچا نہ سمجھنا - یہ معمولی حدیث نہیں ہے - یہ صحیحین کی حدیث ہے اِس کی صحت پر امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتفاق ہے - اوسکی تائید میں بہت سی حدیثیں ہیں - جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اِس حدیث کا مضمون متواتر ہے بطور نمونہ یہاں چند حدیثیں پیش کی گئی ہیں -

ابوداؤد اور نسائی روایت کرتے ہیں

حدیث	مطلب
(۷) قال یا ایها الناس انه لم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یبقیٰ من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭	اے لوگو نبوت کی بشارتوں سے کچھ باقی نہین رہا۔ مگر اچھے خواب۔ یہ حدیث بھی مرض موت مین حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔

امام احمد اور ابن ماجہ اور طبرانی۔ روایت کرتے ہین

حدیث	مطلب
(۸) ذھبت النبوۃ و بقیت المبشرات ٭ ٭ ٭	نبوت ختم ہو چکی اور مبشرات باقی ہین یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت باقی نہین رہی آپکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا البتہ خواب باقی ہین

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کاملین امت کو سچے خواب ہوتے رہینگے۔ جس سے امت کو آئندہ کی خبرین معلوم ہوتی رہین گی۔ جن سے اونھین بشارت ہوتی رہے گی۔ اس حدیث کو طبرانی اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے یہ دونون بڑے محدثون مین ہین۔

محدث ابی یعلی روایت کرتے ہین

حدیث	مطلب
(۹) ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت ولا نبی ولا رسول بعدی۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی میرے بعد اب نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول ہوگا۔

یہانتک قرآن مجید کی دو آیتون اور نو حدیثون سے ثابت کر دیا گیا کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہو گا۔ اور پہلی حدیث مین تو نہایت
صاف طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو آخر النبیین فرماتے ہین۔ اور
چھ حدیثون مین لفظ ختم یا خاتم نہین ہی جس کے معنے مین جائے دم زدن ہو۔ دوسری حدیث
مین لفظ خاتم النبیین کا آیا مگر اوس کے بعد لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ نے اوس کی پوری شرح
کردی کہ خاتم کے معنی آخر کے ہین مُہر کے نہین ہین۔ اب اِن نصوص صریحہ کے بعد امت
محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نبوت کو باقی رکھنا صریح خدا اور رسولؐ کے فیصلہ سی انکار کرنا ہے
مگر صراحۃً نہین۔ باتین بنا کر۔ اِس مین شبہہ نہین کہ مرزا غلام احمد کو سچا مان کر یہ کہنا کہ۔
ہم قرآن و حدیث کو ملنتے ہین ایسا ہی ہے جیسا یہود گوسالہ پرستی کرنے کے ساتھ یہ کہتے
تھے کہ ہم توریت کو مانتے ہین۔

غرضکہ اِس مین کسی طرح کا شک و شبہہ نہین ہو سکتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد منصب نبوت باقی نہین رہا۔ اسلئے اب جو دعوی نبوت کریگا وہ جھوٹا ہے
اوس کے جھوٹا ہونے مین کسی طرح کا شک و شبہہ نہین ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ قرآنمجید
کی نص قطعی سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ علیہ وسلم آخر النبیین ہین۔ آپ کے بعد کسی کو مرتبہ نبوت
نہ ملے گا۔ اِسی طرح احادیث صحیحہ متواترہ سے بھی نہایت صراحت سی بالیقین ثابت ہوگیا کہ
آپ کے بعد مرتبہ نبوت کسی کو نہ ملے گا۔ اِس کی وجہ بھی نہایت معقول بیان کردی گئی۔ اب
بعض جاہل قادیانیون کا بعض آیت قرانیہ کو پیش کر کے امت محمدیہؐ صلی اللہ علیہ وسلم
مین نبوت کو ثابت کرنا محض اون کی جہالت اور بے خبری کی دلیل ہے۔ میان قاسم علی
نے اِس باب مین رسالہ لکھا تھا۔ اوس کے دو جواب لکھے گئے ہین۔ ایک منشی پیر بخش
صاحب لاہوری نے لکھا دوسرا صوبہ بہار کے ایک عالم نے لکھا ہے اور وہ مشتہر ہو چکے
ہین۔ اوس کے بعد میان قاسم علی اور اون کے معین و مددگار سب دم بخود ہین۔
اب سیالکوٹی کلرک آنکھین کھول کر اپنے مرشد کے کذب کی دلائل کو دیکھین۔ کہ

کس صفائی سے قرآن مجید سے۔ صحیح حدیثون سے مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوئے
اب وہ یہ بتائین کہ اون کا چیلنج اونھین سچا ثابت کر سکتا ہے؟ جو انھون نے میرے
اعلان کے جواب مین بھیجا ہے۔ کیا حضرت مسیح کی موت کے ثبوت سے یہ آیات و احادیث
دنیا سے نیست و نابود ہو جائین گی اور مرزا صاحب کا دعوی نبوت لائق توجہ ہو سکیگا؟
کیا اون کی پیشین گوئیون کے جھوٹا ہونے اور ان نصوص قطعیہ اور احادیث صحیحہ سے قطعاً
اور یقیناً کاذب نہین ہوئے؟ ضرور ہوئے۔ اس کا کوئی جواب نہین دیسکتا۔

مولنا عبد اللطیف صاحب کے چیلنج کو ایک سال سے زیادہ ہوا مگر کسی قادیانی مولوی
کی جرأت تو نہوئی کہ جواب دے۔ یہی مضمون فیصلہ آسمانی حصہ ۳ مین لکھا گیا ہے۔ اور مرزا صاحب
کو جھوٹا ثابت کیا گیا ہے۔ اس کو چھپے ہوئے چوتھا برس ہے۔ اب سیالکوٹی دکھائین کہ کس نے
اوس کا جواب دیا۔ پھر کس منہ سے وہ ایک بیکار چیلنج ہمارے پاس بھیجتے ہین۔ اور اپنے مولویون
کو اور خلیفہ کو شرم نہین دلاتے کہ جبتک ان رسالون کا جواب نہ دیا جائے تو کس منہ
سے مرزا کے دعوے نبوت کا اعلان دیا جاتا ہے۔ اور اس جھوٹے دعوے پر پردہ
ڈالنے کے لئے خواہ مخواہ حضرت مسیح کی حیات و ممات کی فضول بحث کو چھیڑا جاتا ہے
اگر حضرت مسیح مر گئے اور دوسرا کوئی شخص مسیح موعود ہے تو وہ ایک مقدس پاکباز
شخص ہوگا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ آنے والا مرزا صاحب کی طرح جھوٹا ہو۔ جسکا
جھوٹا ہونا قرآن و حدیث سے۔ اُس کے اقوال سے۔ عقل سلیم سے۔ ہر طرح ثابت ہو گیا ہو
اور آنے والے مسیح کی جو علامتین حدیث مین بیان ہوئی ہین وہ بھی نہین پائی گئین
حقیقۃ المسیح اور ہدیہ عثمانیہ کے دوسرے حصہ مین اون کا ذکر ہوا ہے۔

غرضکہ جب ہم نے مرزا صاحب کا کاذب ہونا کامل طور سے ثابت کر دیا ہے تو
اب ہمین حضرت مسیح کی حیات و ممات پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ اور
اگر سیالکوٹی صاحب یا کوئی مرزائی ضرورت ثابت کرے تو سامنے آئے اور ثابت

کرکے دکھائے۔ مگر ہرگز ثابت نہین کرسکتا۔ آخر مین راقم یہ بھی کہتا ہی کہ حیات مسیح کے
ثبوت مین متعدد رسالے لکھے گئے ہین۔ اور مرزا صاحب نے جو کچھ حضرت مسیح کی ممات
کے ثبوت مین اپنی جرأت دکھائی ہی اوس کی ایسی دہجیان اڑائی گئی ہین کہ باید وشاید
اور بڑے بڑے رسالے لکھے گئے ہین مین چند نام معہ مختصر کیفیت کی لکھتا ہون۔

حیات مسیح علیہ السلام کی ثبوت مین رسائل

نمبر	نام رسالہ	کیفیت
۱	الحق الصریح فی حیات المسیح	مولٰنا محمد بشیر مرحوم سے اور مرزا صاحب سی دہلی مین اسی مسئلہ پر مناظرہ ہوا مگر مرزا صاحب اُسے ناتمام چھوڑکر قادیان بھاگے اور مولٰنا نے یہ رسالہ پورا کرکے ۱۳۰۹ھ مین مطبع انصاری دہلی مین چھپوایا۔
۲	الالہامات الصحیح فی حیات المسیح	یہ رسالہ ۱۳۱۱ھ مین مولٰنا غلام رسول صاحب نے عربی زبان مین نہایت قابلیت سی لکھکر چھپوایا ہے۔ اور تا زندگی کہتے رہے کہ اگر مرزا صاحب نے یا حکیم نورالدین نے اسکے جواب مین قلم اُٹھایا تو پھر ایسا جواب دیا جائیگا کہ ہوش جاتی رہینگی مگر دونون صاحبون نے دم نہین مارا اور دنیا سے تشریف لیگئے
۳	شہادۃ القرآن	اس مین دو باب ہی پہلے باب مین آیات قرآنیہ سی حضرت مسیح کی حیات ثابت کی ہے اور دوسرے باب مین مرزا صاحب کے دلائل ممات کو غلط ثابت کیا ہے یہ باب ۱۳۲۳ھ مین اور پہلا باب اس سے دو برس پہلے چھپا ہے۔ یہ دونون باب ۳۰۶ صفحون پر چھپے ہین۔
۴	السیف الاعظم	مقام گنگ مین بعض مرزائی ذی علم نے مناظرہ کا غل کیا تھا۔

نمبر شمار	نام رسالہ	کیفیت
		دہان کے ایک ہمدرد اسلام سید مکرم علی صاحب رئیس اعظم نے مولوی غلام مصطفٰے صاحب ہسوانی کو مناظرہ کے لئے بلایا۔ مگر قادیانی صاحب کسی طرح سامنے نہ آئے۔ انہون نے ایک رسالہ لکھا تھا۔ ممات مسیح پر مولٰنا نے اُسی کے جواب مین ۱۳۲۷ھ مین یہ رسالہ لکھا اور سنہ ۱۹۱۰ مین مطبع فخر المطابع لکھنؤ مین چھپوایا ہے۔ مگر اوس کے جواب سے بھی قادیانی عاجز ہے۔

یہ چار رسالے تو مدت سے چھپے ہوئے مشتہر ہین۔ پہلا رسالہ ۲۶ برس سے اور دوسرا ۲۴ برس سے مشتہر ہے۔ پھر کیا ہڈ کلرک سیالکوٹی نے اِن رسالون کو نہین دیکھا اور اگر دیکھا ہے تو اون باتون کا جواب نہین پایا ہے جو انہون نے اپنے چیلنج مین لکھی ہین۔ اِن رسالون کو مکرر دیکھین اور پھر ہمین لکھین کہ ہماری فلان بات کا جواب نہین دیا گیا حالانکہ اوس کا جواب دینا ضرور تھا۔ پھر ہم اونھین سمجھا دین گے اور اون کی نادانی اور ناواقفی کو دکھا دین گے۔ ایک جدید رسالہ جو خانقاہ رحمانیہ مونگیر مین حیات مسیحؑ پر لکھا گیا ہے وہ عجیب رسالہ ہے۔ اوس مین قرآن مجید سے اور احادیث سے۔ اور اجماع امت سے۔ اور مرزا صاحب کے مسلمات سے حضرت مسیحؑ کی حیات کو ثابت کیا ہے۔ اور مرزا کے دعوے قرآن دانی کی وہ دھجیان اڑائی ہین کہ خدا کی پناہ۔ مگر یہ رسالہ ابتک چھپا نہین ہے۔ **حیات مسیح** اِس کا نام ہے۔

آخر مین پھر کہون گا کہ ہم نے مرزا صاحب کو نہایت قطعی دلیلون سے جھوٹا ثابت کر دیا ہے۔ اب ہمین حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و ممات پر بحث کرنیکی ضرورت نہین ہے۔ حضرات مرزائی پہلے ہمارے الزامات کو اوٹھائین۔ اور اون کا راستباز اور نیک ہونا ثابت کرین۔ پھر اِس کے بعد حیات و ممات پر بحث کرین۔

سرکاری محکمہ مین جگہ خالی ہونے سے اُسی کو جگہ مل سکتی ہے جو پاس حاصل کر چکا ہو

اور جس نے کوئی پاس نہین کیا۔ اور اوس کا چال چلن بھی اچھا نہین ہے وہ اوس جگہ کا
مستحق نہین ہو سکتا۔ مرزا صاحب نے تو اسلامی سرکار مین راستبازی کا پاس بھی
حاصل نہین کیا پھر وہ حضرت مسیح کے عہدۂ جلیلہ پر کیونکر ممتاز ہو سکتے ہین۔ حضرت
مسیح کے انتقال کر جانے سے مرزا صاحب سے وہ الزامات نہین اُٹھ سکتے جن سے وہ
قطعی کاذب ثابت ہو چکے ہین۔ خیال کیجئے کہ جو آیت و احادیث مین اوپر نقل کر آیا ہون
جن سے مرزا صاحب یقینی طور سے جھوٹے ثابت ہوتے ہین اونھین قرآن و حدیث سے مرزائی
نکال کر صفحہ ہستی سے مٹا دین گے؟ کیا ہمارے علما کے سامنے اون کے معنی مین تحریف کر کے
اپنے مدعا کے موافق کر سکتے ہین؟ ہرگز نہین۔ اس کے خلاف کا دعوے ہو تو اپنے کسی
بڑے مولوی کو سیالکوٹی صاحب سامنے لائین۔ مگر ہم یہ بھی پیشین گوئی کرتے ہین کہ کوئی مرزائی
سامنے نہ آیگا۔ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔

اس مین شبہہ نہین کہ حضرت مسیح کی حیات و ممات کے مسئلہ کو سب سے اول پیش
کرنا خاص اس غرض سے ہے کہ مرزا صاحب کے کذب پر پردہ ڈالا جائے۔ چونکہ آپ انکے
بڑے خوب جان چکے ہین کہ ہم مرزا کی صداقت ثابت نہین کر سکتے اسلئے اس بحث کو
اپنی سپر بنا رکھا ہے۔ جانتے ہین کہ اس مین علمی بحث پیش آئیگی۔ اور عوام اوسے
نہین سمجھین گے۔ اور بحث بھی طویل ہے اس لئے اوس مین اس قدر دیر ہوگی کہ مرزا
کی پردہ دری کی نوبت ہی نہ آئیگی۔ یہ طریقہ مرزا صاحب نے ہی تعلیم کیا ہے کیونکہ وہ خوب
جانتے تھے کہ حضرت مسیح کی ذات مین جو خوبیان ہین وہ مجھ مین نہین ہین۔ اون کے آنے کی جو
علامتین صحیح حدیثون مین آئی ہین وہ اس وقت مجھ مین ہرگز نہین پائی گئین۔ مگر چونکہ اونھین مذہب
سے کچھ واسطہ نہین ہے اس لئے جھوٹی باتین بنا کر بہت مسلمانون کو گمراہ کیا اور
مخالفین اسلام کو اعتراض کا موقع دیا۔ انھین کے پیرو سیالکوٹی ہین۔ چند ورق کا چیلنج
لکھکر اپنی جہالت سے یہ خیال کر لیا کہ ہماری تحریر لاجواب ہے۔ اونھین چاہئے کہ ذرا

ہوش کر کے ہماری تحریر کا جواب دین۔ اوس کے بعد دوسری بات کرین

مرزائیون کا فریب

جن کو خوف خدا اور حق طلبی ہی اُنھون نے دیکھ لیا کہ قادیانی مرزا کا جھوٹا ہونا قرآن شریف اور احادیث اور خود اُنکے اقرارون سے ثابت کر دیا گیا اور اس باب مین تیس چالیس رسالون سے زیادہ لکھکر شائع کر دیئے گئے اور تمام مرزائی اونکے جواب سے عاجز ہین۔ مگر جس طرح قدیم عیسائی پادری باوجود لاجواب ہو جانے کے اپنے مذہب کی اشاعت مین کوشان ہین۔ اسی طرح مرزائی بھی کوشان ہین اور اب دو طرح سے اُنھون نے فریب دینا اختیار کیا ہے۔ **ایک** تو یہ کہ جہلا کو قرآن شریف مین تحریف کر کے جابجا غلط معنی سکھائے ہین وہ اپنی جماعت مین بیٹھکر قرآن شریف کا درس دیتے ہین اور مرزا صاحب کی تعریف قرآن شریف سے ثابت کرتے ہین اور عوام کو فریب دیتے ہین۔ بھائی مسلمان اس اندھیر کو ملاحظہ کرین کہ جس کا جھوٹا ہونا یقینی طور سے دکھایا گیا ہو اُسکی تعریف قرآن شریف مین ہو سکتی ہے؟ اگر ایسا ہو تو قرآن مجید من جانب اللہ نہ ہو (نعوذ باللہ) **دوسرا فریب** یہ ہے۔ جب کوئی اُنسے مناظرہ کی درخواست کرتا ہی تو حضرت مسیحؑ کی حیات و ممات کی بحث کو پیش کرتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ اگر حضرت مسیحؑ مر بھی گئے تو ایسا جھوٹا شخص کیونکر مسیح ہو سکتا ہی جس کا جھوٹا ہونا قرآن و حدیث کے علاوہ اُسی کی پختہ اقرارون سی ثابت ہو گیا ہو اسلئے مرزائیونکا پہلا فرض یہ ہی کہ اُنکی صداقت ثابت کرین اور ہمارے رسالون کا جواب دین فقط

ہمدردان اسلام اسے غور و انصاف کی نظر سے دیکھیں

اِس خطرناک زمانہ مین ہمارے مذہب اسلام پر چہار طرف سے دشمنان اسلام کی نگاہین جس قدر تیز پڑ رہی ہین اور جتنی جان توڑ کوششین اس کے مٹانے پر ہو رہی ہین وہ کسی حق بین اور انصاف پسند حضرات کی نظرون سے پوشیدہ نہین ہین خصوصاً وہ دشمن جو شیدائی اسلام اپنے کو کہکر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا فدائی بنکر پھر اصلی اسلام کو نیست و نابود کرنے کی فکر مین جان توڑ کوششین کر رہا ہے۔ اُن کے دام و فریب سے بچانے کے لیئے جو مفید رسائل لکھے گئے ہین اس وقت اُن کو توجہ کے ساتھ دیکھنا اور ان کی اشاعت مین پوری سعی کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے تاکہ اس گروہ کے فتنہ سے محفوظ رہین اِن مین سے بعض ضروری رسالون کا دیکھنا اِس وقت نہایت ضروری ہے۔

کتاب	کیفیت
فیصلہ آسمانی ہر سہ حصہ	یہ تینون حصے مرزا صاحب کے حق مین واقعی اور لاجواب فیصلہ ہے جن کے دیکھنے کے بعد کوئی حق طلب مرزا صاحب کو سچا نہین سمجھ سکتا۔
دوسری شہادت آسمانی	اسمین نہایت وضاحت سے ثابت کیا ہے کہ سنہ ۱۳۱۲ھ مین جو گہنو نکا اجتماع رمضان مین ہوا یہ امام مہدی کا نشان نہین تھا۔ اِس بیان مین مرزا صاحب کی جھوٹ و فریب بھی دکھائے ہین
صحائف رحمانیہ	بحمد اللہ یہ صحیفے ۱۴ نمبر تک چھپ چکے ہین یہ چودھوان نمبر ہے نہایت مفید و کار آمد ہین انمین مختلف طریقون سے مرزا صاحب کی حالت کو دکھایا گیا ہے

ہمدردان اسلام اسے غور وانصاف کی نظر سے دیکھین

اس خطرناک زمانہ مین ہمارے مذہب اسلام پر چہار طرف سے دشمنان اسلام کی نگاہین جس قدر تیز پڑ رہی ہین اور جتنی جان توڑ کوششین اس کے مٹانے پر ہو رہی ہین وہ کسی حق بین اور انصاف پسند حضرات کی نظرون سے پوشیدہ نہین ہین خصوصاً وہ دشمن جو شیدائی اسلام اپنے کو کہکر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا فدائی بنکر پھر اصلی اسلام کو نیست و نابود کرنے کی فکر مین جان توڑ کوششین کر رہا ہے۔ اُن کے دام و فریب سے بچانے کے لیے جو مفید رسائل لکھے گئے ہین اس وقت اُن کو توجہ کے ساتھ دیکھنا اور ان کی اشاعت مین پوری سعی کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے تاکہ اس گروہ کے فتنہ سے محفوظ رہین ان مین سے بعض ضروری رسالون کا دیکھنا اس وقت نہایت ضروری ہے۔

کتاب	کیفیت
فیصلہ آسمانی ہر سہ حصہ	یہ تینون حصے مرزا صاحب کے حق مین واقعی اور لاجواب فیصلہ ہے جن کے دیکھنے کے بعد کوئی حق طلب مرزا صاحب کو سچا نہین سمجھ سکتا۔
دوسری شہادت آسمانی	اسمین نہایت وضاحت سے ثابت کیا ہے کہ سنہ ۱۳۱۲ھ مین جو گہنون کا اجتماع رمضان مین ہوا یہ امام مہدی کا نشان نہین تھا۔ اس بیان مین مرزا صاحب کی جھوٹ و فریب بھی دکھائے ہین
صحائف رحمانیہ	بحمد اللہ یہ صحیفے ۱۴ نمبر تک چھپ چکے ہین یہ چودہوان نمبر بھی نہایت مفید و کارآمد ہین انمین مختلف طریقون سے مرزا صاحب کی حالت کو دکھایا گیا ہے

شہادت آسمانی	اس مین مرزا صاحب کے آسمانی شہادت کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔
ہدیہ عثمانیہ حصہ اول	اسمین نہایت خوبی سے مرزا صاحب اور اونکے خاص مرید خواجہ کمال کا صریح جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے
جواب حقانی ملقب بہ آئینہ صداقت	اس مین اسرار نہانی کا جواب ہے اور نہایت عمدگی اور شایستگی سے مرزا کے اقوال سے مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔
دوستانہ نصیحت	اسمین مولوی علاؤالدین صاحب وکیل بھاگلپوری نے اپنے ایک مرزائی دوست کو نصیحت کی ہے اور مرزا کے اقرار سے انھین جھوٹا ثابت کیا ہے۔
محکمات ربانی	اس مین مولوی عبدالماجد پروفیسر کالج بھاگلپور کی غلطیان اور بددیانتی ثابت کر کے مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے
ابطال اعجاز مرزا حصہ اول	اس مین مرزا کے قصیدہ اعجازیہ کے اغلاط دکھائے ہین اور اوس کے اعجاز کو باطل کیا ہے۔
قصیدہ مرزائیہ کا جواب	یہ ۲۵۶ " اشعار کا ایک لاجواب قابل دید عربی قصیدہ ہے مرزا کے قصیدہ اعجازیہ کے جواب مین۔ قصیدہ سے پہلے تمہید ہے جسمین مرزا کی جھوٹ بھی دکھائی ہین زیر طبع ہے
تذکرہ یونس علیہ السلام	مرزا نے اپنی جھوٹی پیشینگوئیون کے جواب مین اکثر لکھا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی بھی پوری نہین ہوئی تھی اس رسالہ مین دکھایا ہے کہ حضرت یونس نے کوئی ایسی پیشینگوئی نہین کی جو پوری نہ ہوئی
النجم الثاقب	اسمین مرزا کے بہت سے الہامات کا جھوٹا ہونا دکھا کر انکا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔

اس وقت نہایت افسوس سے اس بات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ یہ رسالہ چھپ ہی رہا تھا کہ ہمارے سچے ہمدرد اسلام مولوی عبدالغفار خان صاحب حیدرآبادی۔۔ اس دار فانی کے رنج ومحن سے علحدہ ہو کر راحت جاودانی مین پہنچ گئے۔ اللهم ارزقه اعلى الدرجات فی جنة الخلد۔ اب یہ چیلنج خاکسار محمد عبدالشکور مدیر النجم کیطرف سے سمجھا جائے۔

المشتہر

محمد اسحق عفی اللہ عنہ خانقاہ رحمانیہ مخصوص پور۔ مونگیر